Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

تحفۂ عید

سحرش فاطمہ

''شمائل میں کیسی لگ رہی ہوں؟'' سنینا نے ہلکے سنہرے کام والی نارنجی رنگ کی گھیردار فراک پہنی تھی اس کے نیچے چوڑی دار پاجامہ اور چنزی کا دوپٹا، بالوں کی کھجوری چٹیا کے ساتھ پراندہ باندھا تھا...... وہ پورا سراپا بلاشبہ حسین لگ رہی تھی۔

''ہائے۔'' شمائل نے وہیں دل تھام لیا...... ''کیا خوب لگتی ہو، بڑی سندر دکھتی ہو۔'' شمائل نے اسے دیکھتے ہی گانے کے بول پھینکے۔

''کتنی لڑکیوں پہ یہ لائن ماری ہے؟'' سنینا نے اس کے پاس آ کر کندھے پہ دھموکا دیا۔

''یار میں معصوم پین یا پینسل کی لائن مارتا ہوں کوئی فون کی لائن تو ملتی ہی نہیں ہے۔'' شمائل بھی کم نہ

تھا جواب دینے میں۔
''توبہ ہے شمی!'' سنینا نے بھی مسکرا کے کہا۔
''اچھا اب چلو بھی سب انتظار میں ہیں......''
شائل، سنینا کے کان میں چیخ کر بولا اور آگے بڑھ گیا۔
''سنینا! ارے میرا چاند آ گیا، میرا بچہ نین تارا۔''
چاچی نادرہ اس پہ واری جا رہی تھیں۔
''ہاں بھئی یہی سب کچھ ہیں، میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ناں؟'' شائل نے اپنی امی نادرہ سے منہ پھلا کر کہا۔
''تم تو میرے دل کا ٹکڑا ہو۔'' نادرہ نے شائل کی بلائیں لیں۔
''بس، بس امی اپنی بیٹی کے آگے بیٹے کو تو بھول ہی جاتی ہیں کل کو یہ کہیں اور جائے گی اور اس کے بدلے میری بیگم تشریف لائیں گی تب پوچھوں گا۔'' شائل نے انگوٹھا دکھاتے کہا۔ سنینا حسبِ عادت مسکرا دی۔ ماں بیٹے کی نوک جھوک کا اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔
سنینا اپنے کسی رشتے دار کی شادی میں آئی ہوئی تھی ہر کوئی اس حسین پیکر کو دیکھ رہا تھا اچانک اس کی نظر ایک لڑکی پہ پڑی جو کونے میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔
''سنیں۔'' سنینا نے اسے پکارا۔
''جی السلام علیکم۔'' لڑکی نے ہڑبڑا کے کہا۔
''آں ہاں وعلیکم السلام، یہاں اکیلے کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟'' سنینا نے بے تکلفی سے پوچھا۔
''اصل میں یہاں مکس گیدرنگ ہے اور مجھے عجیب لگ رہا تھا تو میں الگ آ کے بیٹھ گئی۔'' اس لڑکی نے آنکھیں گھما کے جواب دیا۔
''ہاں تو کیا ہوا سب اپنے ہی تو لوگ ہیں، اس میں حرج ہی کیا ہے؟'' سنینا کو اس لڑکی کی بات حیران کر گئی۔
''تمہیں دکھ نہیں رہا کیسے لڑکے لڑکیاں ساتھ بیٹھے کھی کھی کھا کھا میں لگے ہوئے ہیں، سب لڑکے دوسری لڑکیوں کو تاڑ رہے ہیں گندے لوگ۔'' اس لڑکی نے ناگواری سے کہا۔
''ارے ایسی تو کوئی بات نہیں اور کوئی ساتھ بیٹھا بھی ہے تو کزنز ہوں گے ناں اس میں کیا حرج ہے؟'' سنینا نے دل میں سوچا، میں اس لڑکی کے پاس آئی ہی کیوں؟''
''تو کیا یہ لڑکے نامحرم نہیں؟'' لڑکی نے سوال کیا۔
''کیا...... کیا کہا؟ نامحرم؟ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟'' سنینا جس طبقے سے تعلق رکھتی تھی وہاں لڑکوں سے دوستی، میل جول تھی پر ایک حد تک...... ہاں کزنز سے ضرور بے تکلفی تھی۔
''دیکھو ایک تو ہوتے ہیں ہمارے سگے خون کے رشتے یعنی باپ اور بھائی، چاچا اور ماما اور دادا، نانا اس کے علاوہ سب نامحرم ہیں...... یعنی جن سے نکاح ہو سکتا ہے۔'' وہ لڑکی اب اسے سمجھا رہی تھی۔
''اچھا تو اس میں کیا ہے؟'' سنینا کو اب بھی بات سمجھ نہیں آئی۔
''اچھا یہ میں بعد میں بتاؤں گی، مجھے یہ بتاؤ دن بھر تم کیا کرتی ہو...... ویسے میرا نام حرا ہے اور تمہارا؟'' اس لڑکی نے اپنا تعارف کرایا۔
''میرا نام سنینا ہے۔ بس کچھ خاص نہیں اے لیولز کر چکی ہوں دن بھر تو بس کبھی اپنی امی کے ساتھ ہوتی ہوں کبھی دوستوں میں کبھی کزنز میں۔'' سنینا نے بھی تعارف کرایا اور دونوں میں بے تکلفی شروع ہو گئی۔
''ارے سنو، تم نے ہیڈ اسکارف لیا ہوا ہے گھٹن نہیں ہو رہی؟''
''جب نماز کے لیے دوپٹا لیتے ہیں تب ہوتی ہے؟'' حرا نے سنینا کے سوال پہ سوال کیا۔
''اس بات کا یہاں کیا تعلق اور نماز تو دادیاں، نانیاں پڑھتی ہیں ناں بس ویسے ان لوگوں کو بھی گھٹن ہوتی ہو گی ناں؟'' سنینا نے بیچارگی میں سوال کیا، حرا سمجھ گئی تھی کہ سنینا نماز نہیں پڑھتی ہو گی۔
''کیوں، یہ کس نے کہا صرف دادیاں، نانیاں نماز پڑھتی ہیں؟ نماز تو سب پہ فرض ہے، بوڑھا یا جوان!''
''ہاں پر میں جب چھوٹی تھی تو ایک دو دفعہ نماز پڑھنے کے وقت غلطی کی تو میری وہ قرآن پڑھانے والی خالہ نے مارا تھا، اس دن کے بعد سے امی نے

انہیں نکال دیا تھا اور بس پھر میں نے بھی نہیں پڑھی۔"

حرا کی بات پہ سنینا نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"اچھا...... چلو تم کو میں پتا بتا دیتی ہوں تم وہاں آنا، گھر پہ رہ کر بور ہی ہوتی ہوگی ناں۔" حرا نے اس کی بات سن کر دھیمے لہجے میں کہا پھر کھانا لگ گیا تو سنینا نے الوداع کہہ کر اس کی بتائی ہوئی جگہ پر آنے کا وعدہ کرلیا۔

☆☆☆

"اوئے کیا کررہی ہو؟" شائل بنا کھٹکھٹائے اس کے کمرے میں آ گیا، وہ لیٹی ہوئی تھی آڑی ترچھی اچانک اس کے آنے پہ سٹپٹا گئی۔

"اوہ، آؤ شائل۔" وہ کوئی پہلی دفعہ نہیں آیا تھا لیکن اس دن وہ خود ایسے لیٹی ہوئی تھی تو خود کو عجیب لگا۔

"کیا کر رہی ہو؟" شائل اس کے بیڈ پہ دھم کرکے اس سے چپک کے بیٹھ گیا۔

"کچھ نہیں بس بور ہورہی تھی، سوچ رہی تھی کیا کروں۔" سنینا اس سے دور ہٹی۔

"مجھ سے ایسے دور ہورہی ہو جیسے میں کرنٹ مار رہا ہوں اور کیا سوچ رہی ہو، مجھے بھی بتاؤ۔" شائل اس کے یوں ہٹ جانے پہ ہنسا۔

"ارے نہیں بس ایسے ہی...... ہاں وہ ایک پتا ہے میرے پاس...... جنرل نالج کی کلاسز ہوتی ہیں وہاں، فارغ ہوں سوچ رہی ہوں چلی جاؤں، تم کیا کہتے ہو؟" اس نے اب شائل سے پوچھا۔

"ٹھیک ہے، میں چھوڑ آؤں گا کب چلنا ہے؟" شائل نے کہا۔

"کل چل لیں گے۔" شائل نے ڈن کردیا دونوں کھانا کھانے باہر لاؤنج میں آ گئے۔

"تو تمہیں لگتا ہے تمہاری جنرل نالج ویک ہے؟" شائل اسے چھیڑ رہا تھا۔

"ارے نہیں، ایک لڑکی ملی تھی شادی میں وہ ذکر کررہی تھی بس اور کچھ نہیں۔" سنینا نے حرا کا بتایا۔

"چلو ٹھیک ہے، میں تو مذاق کررہا تھا۔"

☆☆☆

"رکیں آپ اندر نہیں جا سکتے۔" ریسپشن پر موجود لڑکی نے شائل کو اندر جانے سے روکا۔ سنینا اسے لے کر آج حرا کے بتائے ہوئے پتے پر آئی تھی۔

"کیوں نہیں جا سکتا! میں اپنی کزن کو لے کے آیا ہوں اکیلا کیسے چھوڑ دوں۔" شائل نے غصہ کیا۔

"دیکھیں سر یہ کلاسز صرف لڑکیوں کے لیے ہیں اس لیے ہم معذرت خواہ ہیں آپ چاہیں تو باہر انتظار کرلیں پر اندر مرد کو جانے کی اجازت نہیں۔"

اس لڑکی کی بات شائل کو سمجھ نہیں آئی آخر سنینا کون سی نالج کی کلاسز لینے آ گئی ہے۔

"اور انسان کیا چیز ہے؟ وہ ان گنت نعمتوں کو سوچتا نہیں، اسے اللہ نے کیا کچھ نہیں دیا، اسے عقل دی، شعور دیا اور آج انسان پڑھ لکھنے کے باوجود اپنا اصل اپنا دین بھلائے بیٹھا ہے؟ ایسی عقل کا فائدہ؟" حرا اندر لیکچر دے رہی تھی کہ اس کی نظر دروازے پہ کھڑی سنینا پہ پڑی۔

"آئیں، اندر آ جائیں۔"

سنینا، حرا کی آواز سن کر اندر آ گئی اس کی آواز کی شیرینی میں کھو گئی، اس کی میٹھی آواز اور دھیما لہجہ تو شادی میں مل کر جان چکی تھی آج لیکچر دیتے ہوئے وہ بہت معصوم لگ رہی تھی۔

"عقل وشعور جب انسان کو دیا گیا تھا تو اس کا مطلب صرف دنیاوی باتوں یا نالج کے لیے نہیں بلکہ دینی باتوں کو سمجھنے کے لیے بھی عقل دی گئی ہے...... کیا اچھا ہے کیا برا ہے سب کچھ ہمیں بتا دیا گیا ہے، اب یہ ہم پہ ہے کہ ہم کس راہ پہ چلتے ہیں۔ چلیں آج کے لیے اتنا کافی ہے اب آپ لوگوں نے گھر جا کر ایک لسٹ بنانی ہے اور اس میں اچھے اور برے کام لکھنے ہیں جو آپ کو پتا ہیں یا جو آپ نے کیے اور اسے پڑھ کر سمجھیے گا اپنا موازنہ کیجیے گا اور اپنے اس غلط کام کو روکنے کے سلسلے میں کوشش کیا کرنی ہے وہ بھی لکھیے گا...... آپ جب، جب وہ لسٹ دیکھیں گی آپ کو یاد آئے گا کیا کرنا ہے کیا نہیں۔ اب سب اپنی دعا کا کارڈ نکالیں اور میرے

ساتھ پڑھیں...... کرن آپ حرا کو اپنا کارڈ شیئر کرائیں۔'' اب سب دعا پڑھنے لگے اور حرا نے کارڈ پہ نظریں جمائے رکھیں۔

سب لڑکیوں نے نفاست سے ہیڈ اسکارف پہنا ہوا تھا اور ایک دوسرے کو اللہ حافظ کہہ کر اب وہ جا رہی تھیں...... سنینا کو وہ ساری لڑکیاں پیاری لگیں، ان کے جانے کے بعد وہ حرا کے پاس آئی۔

''کیسی ہو حرا؟''

''السلام علیکم سنینا! میں ٹھیک آپ بتاؤ۔'' حرا نے عادتاً سلام کیا پھر جواب دیا۔

''اوہ، وعلیکم السلام...... میں بھی ٹھیک ہوں، تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا تم اسلامک کلاسز لیتی ہو؟'' سنینا نے منہ پھیر کے کہا۔

''بتا دیتی تو کیا تم آ جاتیں؟'' حرا مسکرائی۔

''وہ تو پتا نہیں پر میں دیکھو کیا پہن کے آ گئی اور اسکارف بھی نہیں پہنا۔'' سنینا نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

''حجاب کسی کو دیکھ کر نہیں لیا جاتا، خود کیا جاتا ہے اور جب پتا چلے کہ حکم ہے تو کرنا تو چاہیے ناں۔''

حرا نے اسے ساتھ بٹھایا اور آرام سے مسکرا کے جواب دیا۔

''تو میں بنا اسکارف کے یہاں آ جاؤں؟''

حرا اب بھی مسکرا رہی تھی۔ ''یعنی تم یہاں آنا چاہتی ہو باقاعدہ؟'' حرا نے اس کا چہرہ دیکھا۔

''ہاں کیوں نہیں ابھی تو ایک ہی دن ہوا ہے، میں بھی دیکھوں تم اور کیا، کیا بتاتی ہو۔'' سنینا اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ٹھیک ہے باہر جا کے ٹائم ٹیبل لے لو اور ہاں حجاب میرے کہنے پہ مت لینا، نہ ان لڑکیوں کو دیکھ کر۔'' حرا نے سنینا کا گال تھپتھپایا اور کلاس سے باہر نکل گئی، سنینا بھی باہر آ گئی...... شائل کو فون کیا تو وہ غصے میں گھر جا چکا تھا...... گھر فون کر کے ڈرائیور کو پتا سمجھایا...... ریسپشن والی لڑکی سے اس نے ٹائم ٹیبل لیا اور داخلہ فارم بھی...... تب اسے پتا چلا یہ ایک اسلامک ادارہ ہے۔

☆☆☆

''نین اٹھ جاؤ کتنا سوؤ گی کھانا لگا دیا ہے۔'' امی نے آ کر اسے جگایا۔

''سونے دیں ناں امی۔ نہیں لگ رہی ناں بھوک پلیز جائیں آپ۔'' اس نے چادر سر پہ تان لی۔

''سوتی رہو، رات میں مت چلّانا کہ کھانا دیں میں کچن لاک کر دوں گی۔''

وہ جانتی تھیں بھوک کے معاملے میں سنینا بہت کچی ہے۔

''کیا ہے بھئی اٹھ گئی ناں بس۔'' سنینا جمائی روکتے ہوئے بولی۔

''جانتی ہوں تمہیں، اچھا بتاؤ آج کا دن کیسا رہا ہماری ملاقات ہی نہ ہو سکی تم گئی تھیں اس جگہ؟'' حرا نے فزا کی گود میں سر رکھ دیا تھا۔

''جی ہاں......! شائل گیا تھا ساتھ میرے، میں کلاس میں تھی وہ گھر چلا گیا...... مجھے تو اچھا لگا۔'' سنینا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کوئی دینی تربیت کا ادارہ ہے ورنہ شاید فزا کو پسند نہ آتا۔

''چلو جو بھی ہے، تم بور ہونے سے تو بچ جاؤ گی ناں...... چلو اٹھو فریش ہو جاؤ اور آ کر کھانا کھاؤ۔''

وہ اسے ماتھے پہ بوسہ دے کر باہر آ گئیں۔ وہ اپنے فلاحی کاموں میں مصروف رہتی تھیں...... سنینا زیادہ تر نادرہ چاچی کے ساتھ ہی رہی لیکن وہ بھی مذہب کی طرف اتنا رجحان نہیں رکھتی تھیں، بوتیک چلاتی تھیں اپنا...... سوانہی چکروں میں رہتیں۔

اگلے دن اس کی کلاس نہیں تھی تو وہ گھر پہ ہی رہی، وہی فون پہ لگی رہی گانے سنے کبھی گیم کھیل لی، نیٹ استعمال کر لیا اور رات گزار لی۔ صبح سو کر اٹھی تو یاد آیا کہ اس کی آج کلاس ہے۔ جلدی سے اٹھی تیار ہوئی اپنے اسی عام حلیے میں تھی لمبی سی قمیص پہ جینز پہنی ہوئی تھی...... ناشتا کیا اور ماں کو بتا کر ڈرائیور کے ساتھ چل دی۔ جب وہ وہاں پہنچی سب آتی جاتی لڑکیاں ایک دوسرے کو سلام کر رہی تھیں چاہے جان پہچان ہو یا نہیں جبکہ اعلیٰ طبقوں

میں سلام کا رواج بہت کم ہوتا جا رہا ہے۔ اپنے ہی جاننے والوں سے ملا جاتا ہے، اسے یہ اچھا بھی لگا لیکن کوفت بھی ہوئی کہ سب کو سلام کرو، وہ چپ چاپ کلاس روم میں آ گئی۔ حرا ابھی تک نہیں آئی تھی۔ وہ دوسری لڑکیوں کو دیکھتی رہی سب کا دھیما لہجہ اور نرم سی مسکراہٹ......

اسے حیرت ہوئی وہ بھی تو اسکول میں تھی وہاں سب قہقہے لگاتے، بے فکر ہو کر بیٹھتے آتے جاتے ہائے ہیلو بھی نہ کرتے اپنی ہی مستی میں رہتے۔

حرا آ گئی تھی سب اپنی کرسیوں پہ صحیح طرح بیٹھ گئے...... سب سے پہلے سب نے ایک آواز میں سلام کیا پھر دعا سے کلاس شروع ہوئی۔

''جی کیسا گزرا کل کا دن آپ سب کا؟'' حرا نے سب کو مخاطب کیا۔ سب نے اپنے، اپنے جواب دیے کسی نے کہا اچھا کسی نے کہا بہت مصروف وغیرہ، وغیرہ......

''اور سنینا آپ کا؟'' اب اس نے صرف سنینا کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''ہاں بس سوتے جاگتے ٹی وی گیمز وغیرہ میں گزر گیا۔'' اس نے بے پروائی سے جواب دیا۔

''چلیں یہ تو عمر ہی ایسی ہوتی ہے بے فکری والی خیر آج کا لیکچر شروع کرنے سے پہلے یہ کچھ پیپرز ہیں سنینا آئیں اور سب کو بانٹیں۔''

سنینا کو عجیب لگا کہ اس سے یہ کام کروا رہی ہے پر اسے اٹھنا ہی پڑا اور پیپرز سب کو دے کر اپنی سیٹ پر آ بیٹھی۔

''آپ سب کو پتا ہے ناں رمضان آنے والا ہے اور اس مقدس مہینے کی کیا اہمیت ہے؟ چلیں مجھے باری، باری بتائیں۔'' حرا نے سب کو دیکھا، سب نے ہی ہاتھ اوپر کیے جواب دینے کے لیے سوائے سنینا کے۔

''سنینا ہمیں بتاؤ گی کچھ رمضان کے بارے میں؟''

''میں نے تو ہاتھ ہی نہیں اٹھایا تو کیوں پوچھ رہی ہیں یہ۔'' اس نے اپنے دل میں سوچا۔

''ہاں پتا ہے وہ قرآن پاک آیا تھا نہ اللہ کی طرف سے اور ہم روزے بھی رکھتے ہیں یعنی ہم مسلمز۔'' سنینا نے اپنی انگلیوں کے ناخنوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''بالکل رمضان میں قرآن نازل ہوا اور روزے فرض ہوئے، شاباش تو اب یہ بتاؤ قرآن میں اس کا ذکر ہے؟'' حرا نے مسکرا کر ہی سوال کیا۔

''میرے خیال سے تو ہے۔'' پھر وہی بے پروائی والا انداز......

''اچھا آپ لوگوں کو میں نے جو پیپر دیے ہیں وہ گھر جا کر پڑھیے گا میں اگلی کلاس میں ضرور پوچھوں گی۔''

سب نے پیپر اپنے بیگ میں رکھ لیے۔ ''چلیں اب یہ بتائیں آج کیا ڈسکس ہونا چاہیے۔''

حرا اکثر اسٹوڈنٹس سے پوچھتی تھی کبھی پرانا موضوع بھی نکل آتا تھا تو سوال جواب بھی ہوتے۔

''حرا کیوں ناں آج ہم حجاب پہ بات کریں کافی وقت ہو گیا ہے آپ نے پھر کچھ نہیں بتایا۔'' ایک

ناممکن

ادب اور حسنِ اخلاق کی دنیا بہت وسیع اور شاندار ہے لیکن اس کا دروازہ اتنا چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے کہ اس میں اپنا سر جھکائے بغیر داخل ہونا ناممکن ہے۔

مرسلہ: نسیم سکینہ صدف، ڈسکہ

اچھی بات

وقتِ افطار سات بار درودِ ابراہیمی، پندرہ مرتبہ تیسرا کلمہ، دس مرتبہ یا وہابُ پھر سات بار درودِ ابراہیمی پڑھ کر دعا مانگیں اور دعا مانگ کر پھر تین درود پاک پڑھیں اور پھر روزہ افطار کریں...... کہتے ہیں کہ ابھی آپ کی کھجور آدھی بھی نہ ہوگی کہ آپ کی دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہو جائے گی...... سبحان اللہ!

مجھ سمیت سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مرسلہ: فرح طاہر قریشی، لاہور